السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بزریعہ فوٹوگراف کسی قاری کی قراءت قرآن پاکو سننا جائز ہے یا نہیں؟ مثلاً سلطان ابن سعود کے خطبے یا عرب و عجم کے کسی قاری کی قراءت قرآن پاک وغیرہ

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(جائز ہے۔ منع کی کوئی دلیل نہیں۔ (8اگست۔ 1930ء

قراءت کی تشریح ازقاری احمد سعید بنارسی

جاننا چاہیے کہ تجوید کہتے ہیں۔ خوبی ولطافت سے ہر حرف کواپنے مخرج اور صفت کے ساتھ ادا کرنے کواور ترتیل کہتے ہیں۔ آہستگی کے ساتھ مد اور تشدید وغیرہ صاف صاف اور ٹھر ٹھر کر پڑھنے کواس کا موضوع لہ حروف تہجی ہے۔ اورغایت تصیح حروف ہے۔ علم قراءت وہ علم ہے کہ جس کے اختلاف الفاظ وحی کے معلوم ہوتے ہیں۔ اورقراءت تین قسم ہے ایک قراءت متواترہ دوم قراءت مشہورہ سوم قراءت شازۃ قراءت متواترہ جن کے تواتر پر اجماع واتفاق سے اور منقول ہے۔ سات آئمہ سے ہر ایک امام کے دوروای مشہور ہے۔

حروف کے ادا کرنے میں جس جگہ آواز ٹھرتی ہے۔ اس کو مخرج کہتے ہیں۔ جس حرف کا جو مخرج ہے۔ اگر وہ وہیں سے ادا ہو تو حرف صحیح ہوگا۔ ورنہ غلط مخرج کے پہچاننے کا طریقہ یہ ہے کہ جس کا مخرج معلوم کرنا ہواس کو ساکن کر کے اس کے پہلے ہمزہ مفتوحہ لاکرادا کریں۔ جیسے ب کی باء۔ اع کی ع۔ اخ کی خ۔ پس جگہ آواز ٹھیرے وہی اس کا مخرج ہے۔ کل حرف 19 اور مخرج 17 ہیں۔ کیونکہ بعض بعض مخرج سے کئی کئی حرف ادا ہوتے ہیں۔ حلق میں تین مخرج ہیں۔ 1۔ شروع حلق سینہ کی طرف مخرج ہمزہ وباء کا ہے۔ 2۔ بیچ حلق مخرج عین وحائ مھلہ کا ہے۔ 3۔ آخر حلق مخرج خین وخاء کا ہے۔

حرف حلقی شش بوِوائے نورعین  ہمزہ ہاء وحاء وخاء وعین وغین

## منہ میں دس مخرج ہیں۔

1۔ جڑزبان حلق کی طرف معہ اوپر کے تالو کے مخرج قاف کا ہے۔ 2۔ مخرج قاف سے منہ کی طرف زراہٹ کر مخرج کاف کا ہے۔ 3۔ بیچ زبان معہ اوپر کے تالو کے مخرج جیم شین یا ی غیر مدہ کا ہے۔ 4۔ کنارہ زبان معہ داڑھ کے مخرج ضاد کا دونوں جانب سے ہے۔ مگر بایئں سے آسان ہے۔ 5۔ کنارہ زبان اور ضاحک ناررباعی ثنیہ کے مسوڑے مخرج نون کا ہے۔ 7۔ نون کے مخرج سے زرا اندر مخرج راء کا ہے۔ 8۔ سرازبان مع جڑثنایا علیا مخرج تاردال طاء کا9۔ سرازبان معہ سر ثناء یا علیا مخرج ثاء ذال ظاء کا۔ 10۔ نوک زبان مع درمیان سراثنایا علیا وسفلی مخرج ذاء وسین وصاد کا ہے۔

## صفات غیر متضادہ سات ہیں۔

1۔ صفیر اس کے حروف کو صفیرہ کہتے ہیں۔ جوص زس ہیں۔ ان کے ادا میں آواز مثل سیٹی کے ہونا چاہیے۔ جیسے مس کی س۔ 2۔ قلقلہ اس کے حروف ساکن ہوں تو ایک آواز ٹوٹتی ہوئی نکلنی چاہیے۔ نہ مثل تشدید کے ہو نہ کوئی حرکت جیسے خلق کا قاف 3۔ لین اس کے دونوں حرف کوان کے مخرج سے بلاتکلف نرم ادا کرنا چاہیے۔ اس طرح پر کہ ان میں مد کرنا چاہیں۔ تو ہوسکے۔ جیسے یا صیف اور واؤ خوف کے۔ 4۔ انحراف اس کے حرف کو منحرف کہتے ہیں۔ جولام اور راء ہیں۔ لام کے ادا میں آواز سر زبان کی اور راء کی ادا میں آواز پٹھ زبان کی طرف پھیرے اس طرح کے بجائے لام کے راء اور بجائے راء کے لام نہ ہونے پائے۔ 5۔ تفشی یہ صفت تین کی ہے۔ اس کے ادا میں آواز پھیلی ہوئی ہونا چاہیے۔ لیکن آواز پر نہ چڑھنا چاہیے۔ نہیں تو شین پر ہوجائے گی۔ جیسے شئ کی شین استطالت یہ صفت ض کی ہے۔ اس کے ادا میں اس کے شروع مخرج سے اخر مخرج تک بتدریج آواز نکلنی چاہیے۔ یعنی آواز یکا یک فورا ایک دفعہ نہ نکلے تاکہ کیفیت درازی مدہ کی سی ظاہر ہو۔ جیسے ولاالضالین کا ض۔ 7 تکریر یہ صفت راء کی ہے۔ اس کے ادا کرنے کے وقت اس کے مخرج میں زبان کو پورے طور پر قرار اور جماؤ نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ اگر بالکل ہی جڑسے ادا نہ کی جائے۔ تو بجائے ایک رائ کے کئی ایک راء ہوجایئں۔ اس وجہ سے راء میں ایک قسم کی قوت ہوتی ہے۔ جیسے رب کی راء۔ اگر یہ صفت راء کی نہ ادا کی جائے۔ توراء مثل واؤ ہوجائے۔ لیکن تکریر حد سے زیادہ نہ کرنی چاہیے۔ کہ بجائے ایک راء کے کئی راء ادا ہوجایئں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]

**جلد 2 ص 87**

محدث فتویٰ